# ۱۲۔ مِرچ نامہ

خواجہ حسن نظامی

**پہلی بات :** ایک مرتبہ شکار کے دوران ایران کے بادشاہ نوشیروان نے شاہی باورچی کے رونے کی آواز سنی تو وجہ دریافت کی۔ پتا چلا نمک ختم ہوجانے پر افسر نے اسے مارا ہے۔ بادشاہ نے افسر کو سمجھایا کہ مارنا مناسب نہیں تھا۔ پھر ملازم کو یہ حکم دیا کہ پاس کے کسی گاؤں سے جا کر نمک لے آؤ مگر اس کی قیمت ضرور ادا کرنا ورنہ بعد میں آنے والے لوگ بستی سے مفت میں چیزیں حاصل کریں گے۔

کئی چیزیں بظاہر معمولی ہوتی ہیں لیکن ہماری زندگی میں ان کی بہت اہمیت ہے۔ ان کے بغیر ہمارے کام ادھورے رہ جاتے ہیں۔ تیل، نمک، مرچ مسالے وغیرہ نہ ہوں تو کھانے کا مزہ جاتا رہے۔

ذیل کے سبق میں مصنف نے دلّی اور لال قلعے کے حوالے سے مرچ کا ذکر کیا ہے اور مرچ کی تیزی پر اپنے تاثرات دلچسپ انداز میں بیان کیے ہیں۔ ان کے خیال میں 'مرچ کھانے کی چیز نہیں؛ اس کو تو کھیت میں دیکھنا چاہیے۔'

**جان پہچان :** خواجہ حسن نظامی کا اصل نام علی حسن تھا۔ وہ ۲۵/دسمبر ۱۸۷۸ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق دہلی کے مشہور بزرگ حضرت نظام الدین اولیاؒ کے خاندان سے تھا۔ خواجہ صاحب ایک بلند پایہ ادیب، صحافی، مترجم اور انشائیہ نگار تھے۔ انھوں نے کئی رسائل اور اخبارات جاری کیے جن میں اخبار 'منادی' آخر وقت تک شائع ہوتا رہا۔ ان کے تحریر کردہ روزنامچے بہت مشہور ہیں۔ خواجہ صاحب کا طرزِ تحریر دلچسپ، پُراثر اور آسان ہے۔ ان کی کتابوں میں 'غدر کے افسانے' بہت مقبول ہے۔ ان کی دیگر اہم تصانیف میں 'گدگدیاں' اور 'سی پارۂ دل' قابلِ ذکر ہیں۔ وہ ۳۱/جولائی ۱۹۵۵ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

وہ پرانا قلعہ ہی نہ رہا جہاں کی لال مرچیں دلّی میں مشہور تھیں اور پھیری والے 'پرانے قلعے کی مرچیں!' آواز لگا کر مرچیں بیچا کرتے تھے۔ کہنے کو قلعہ اب بھی موجود ہے لیکن اس کے آس پاس کی زمین جہاں مرچوں کی پیداوار تھی، نئی دلّی کے نقشے میں آگئی اور کھیتی کیاری کا نقشہ قلعے کے قریب بالکل مٹ گیا۔

خدا کی مار، منہ میں آگ لگ گئی۔ آنکھیں پانی میں ڈوب گئیں۔ یہ سالن ہے یا مرچوں کا اچار؟ دلّی والے، خبر نہیں، اتنی مرچیں کیوں کھاتے ہیں۔ دکن، مدراس اور دلّی کے سوا ساری دنیا میں مرچوں کی اتنی زیادتی نہیں ہے۔ کہیں کالی مرچوں کا رواج ہے، کہیں سرے سے مرچ کھاتے ہی نہیں۔ مگر دلّی، الٰہی تیری پناہ! سالن میں لال مرچ نہ ہو تو دلّی والے اس کی صورت پر نام دھرتے ہیں۔ نیلی پیلی شکل بناتے ہیں۔ دلّی والے ہری مرچیں رُوکھی کھاتے ہیں۔ کترکر کچومر بناتے ہیں۔ اچار میں ڈالتے ہیں۔ لال ہوجائے تو دال سالن اسی سے پکتا ہے۔ سالن کی لال لال رنگت کی تعریف کی جاتی ہے جو مرچ کی تیزی سے ہر وقت سرخ رہتا ہے۔

لال مرچ کا پودا دو ڈیڑھ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ مرچ شروع میں بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے۔ انگلی بھر کی، سبز، چکنی، پاؤ اِنچ موٹی۔ جڑ کی طرف سے چوڑی، منہ کے پاس پتلی، زمین کی طرف آنکھیں جھکائے رکھتی ہے۔ چند روز میں بڑھتے بڑھتے دو ڈھائی اِنچ لمبی ہوجاتی ہے۔ بچپن کی سبزی جوانی کا سرخ لباس پہنتی ہے اور ہرے ہرے پودوں میں لال لال

مرچیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے سبز ساٹن میں لال لال پھوُل یا روشنی کے سبز جھاڑ میں سرخ رنگ کی قلمیں لٹکا کرتی ہیں۔

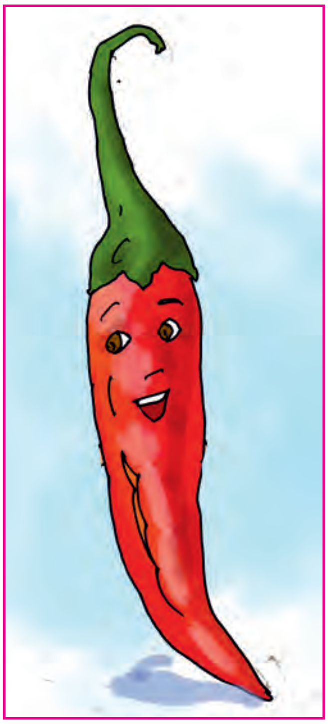

بے چارہ پودا تو اوّل سے آخر تک سبز ہی رہتا ہے۔ خبر نہیں مرچ میں یہ جوانی کہاں سے آجاتی ہے کہ مرتے دم تک لال رہتی ہے۔ شاید مرچ کے پودے کا جگر بھی لال ہوگا۔

مرچیں ٹوٹ کر آتی ہیں تو ڈوروں میں پروکر اور ہار بنا کر یا یوُں ہی چھتوں اور زمین پر پھیلا کر ان کو سُکھا لیتے ہیں۔ پھر کیا مجال جو دھوُپ سے ان کے رنگ و روغن میں فرق آتا ہو۔ سوُکھ کر مُرجھا جاتی ہیں مگر چہرہ ویسا ہی لال دمکا کرتا ہے۔ بلکہ کھال میں ایک طرح کی چمک اور شفّافی پیدا ہوجاتی ہے جس میں سے ان کے اندر کے بیج نظر آجایا کرتے ہیں۔ مرچ کے پیٹ میں بہت سے بیج ہوتے ہیں اور اُن کی شکل زرد اور گول گول بالکل سونے کی گِنّیوں کی سی ہوتی ہے۔

مرچ کھانے کی چیز نہیں ہے۔ اس کو تو کھیت میں دیکھنا چاہیے مگر خلقت کھاتی ہے۔ لال مرچ معدہ، جگر، مثانہ، دل و دماغ کو بے حد مُضر ہے۔ اس کا نقصان بہت آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا۔

مجھی کو دیکھو! اُس کے دلدادوں میں ہوں۔ آٹھ دن ہوئے بالکل چھوڑ دی ہے اور دیکھتا ہوں کہ اس کے ترک نے میری صحت کو بے حد فائدہ پہنچایا۔ اب تو عہد کرلیا، خدا نے چاہا تو اس فِتنی کو کبھی منہ نہ لگاؤں گا۔ بی مرچ کو چھوڑ دیا۔ برسوں ساتھ رہی تھی، اس واسطے اس کی یادگار میں یہ مرچ نامہ لکھا ہے کہ مجھ کو بے وفا نہ کہے۔

## معنی و اشارات

| | |
|---|---|
| خدا کی مار | بددعا ہے یعنی خدا اسے برباد کرے |
| منہ میں آگ لگنا | منہ میں جلن ہونا |
| آنکھیں پانی میں ڈوبنا | آنکھوں میں پانی بھر آنا |
| الٰہی تیری پناہ! | اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں |
| نام دھرنا | بُرا کہنا |
| نیلی پیلی شکل بنانا | منہ بگاڑنا |
| جھاڑ | روشنی کا جھوُمر |
| شفّافی | آر پار نظر آنے کی خاصیت |
| مضر | نقصان دہ |
| دلدادہ | پسند کرنے والا |
| فتنی | مصیبت (فتنہ کا مؤنث) |

## مشق

### ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ خواجہ حسن نظامی کا اصل نام کیا تھا؟

۲۔ خواجہ حسن نظامی کا کون سا اخبار آخر وقت تک جاری رہا؟

۳۔ خواجہ حسن نظامی کی مشہور کتابوں کے نام لکھیے۔

۴۔ خواجہ صاحب کے طرزِ تحریر کی خصوصیت بیان کیجیے۔

۵۔ دلّی میں کس جگہ کی لال مرچیں مشہور تھیں؟

۶۔ ہرے پودوں میں لال مرچیں کیسی معلوم ہوتی ہیں؟

۷۔ دلّی والے ہری مرچوں کو کیسے استعمال کرتے ہیں؟

۸۔ مرچوں کو کیسے سُکھایا جاتا ہے؟
۹۔ مرچ کے بیجوں کی شکل کیسی ہوتی ہے؟
۱۰۔ مصنف نے لال مرچ کو انسانی جسم کے کن اعضا کے لیے مضر بتایا ہے؟
۱۱۔ مصنف نے کیا عہد کیا ہے؟
۱۲۔ مصنف نے مرچ نامہ کیوں لکھا؟

✤ **مختصر جواب لکھیے :**

۱۔ مصنف نے مرچ کی کھال کی کیا خوبیاں بیان کی ہیں؟
۲۔ مصنف نے یہ کیوں کہا کہ مرچ کھانے کی چیز نہیں ہے؟

✤ **جوڑیاں لگائیے :**

| | الف | ب |
|---|---|---|
| ۱۔ | دلّی | مرچ کی کھال |
| ۲۔ | دکن | لال لال پھول |
| ۳۔ | قلمیں | روشنی کے سبز جھاڑ |
| ۴۔ | سبز ساٹن | مرچوں کی زیادتی |
| ۵۔ | شفّافی | پرانے قلعے کی مرچیں |

✤ **اس سبق سے ہم معنی رنگ کی جوڑیاں تلاش کرکے لکھیے۔ جیسے سیاہ - کالا**

✤ **صحیح متبادل چن کر جملے مکمل کیجیے :**

۱۔ کھیتی کیاری کا نقشہ......................
(الف) قلعہ کے قریب بالکل مٹ گیا۔
(ب) نئی دلّی کے نقشے میں آ گیا۔
(ج) آس پاس کی زمین میں گم ہوگیا۔

۲۔ یہ سالن ہے یا......................
(الف) آم کا اچار؟
(ب) مرچوں کا اچار؟
(ج) لیموکا اچار؟

۳۔ سالن کی لال لال رنگت کی......................
(الف) شکایت کی جاتی ہے۔
(ب) تعریف کی جاتی ہے۔
(ج) بُرائی کی جاتی ہے۔

۴۔ لال مرچ کا پودا......................
(الف) بہت چھوٹا ہوتا ہے۔
(ب) تین فٹ اونچا ہوتا ہے۔
(ج) دو ڈیڑھ فٹ اونچا ہوتا ہے۔

۵۔ مرچ کے پیٹ میں......................
(الف) پھل ہوتے ہیں۔
(ب) بیج ہوتے ہیں۔
(ج) پتے ہوتے ہیں۔

## تلاش وجستجو

✤ **سبق سے مندرجہ ذیل کے ہم معنی فقرے تلاش کرکے انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے :**

منہ جلنا ، شکلیں بنانا ، آخر تک ، چہرہ چمکنا ، فیصلہ کرلینا، آنکھوں سے پانی نکلنا

## وسعت میرے بیان کی

✤ **مصنف کے مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجیے :**

۱۔ ’’یہ سالن ہے یا مرچوں کا اچار؟‘‘
۲۔ ’’مگر دلّی، الٰہی تیری پناہ!‘‘
۳۔ ’’خبر نہیں مرچ میں یہ جوانی کہاں سے آجاتی ہے‘‘
۴۔ ’’پھر کیا مجال جو دھوپ سے ان کے رنگ و روغن میں فرق آتا ہو۔‘‘
۵۔ ’’خدا نے چاہا تو اس فتنی کو کبھی منہ نہ لگاؤں گا۔‘‘

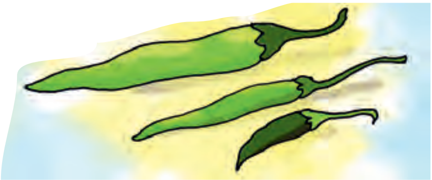

## بول چال

✤ ذیل میں دیے ہوئے الفاظ/محاوروں کو صحیح معنی و مفہوم کے سامنے تحریر کیجیے :

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| نام | سر | کی | ٹیٹوا | چڑھنا |
| پارہ | دق | رجوع | کرنا | مار |
| خدا | لینا | دھرنا | ہونا | اُٹھانا |

**مثال : برا کہنا – نام دھرنا**

۱۔ بددعا ....................

۲۔ غصّے میں آنا ....................

۳۔ گلا پکڑ لینا ....................

۴۔ بغاوت کرنا ....................

۵۔ پریشان کرنا ....................

۶۔ متوجہ ہونا ....................

## لفظوں کا کھیل

ذیل میں دیے ہوئے لفظوں کے حروف کو الٹ پلٹ کر قوس کے سامنے دیے ہوئے لفظوں کے ہم معنی بنائیے۔

۱۔ شکرا (............) شکر ادا کرنے والا

۲۔ ریشہ (............) گڑیا شکر کی چاشنی

۳۔ اچار (............) مویشیوں کی غذا

۴۔ کوچی (............) ایک پھل

۵۔ برفی (............) دھوکا

۶۔ سودا (............) جنوبی ہند کا ایک پکوان

### سرگرمی/منصوبہ :

۱۔ 'یومِ ترغیب مطالعہ' کے تحت اپنی پسندیدہ کتابوں پر اپنی رائے پیش کیجیے۔

۲۔ ریاضی داں / سیاست داں / تاریخ داں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

۳۔ مراٹھی تقریری مقابلے میں شرکت کیجیے۔

4PZ6SG

## آیئے زبان سیکھیں

### روزمرہ

زبان کے استعمال میں ہم کچھ ایسے الفاظ اور فقرے اپنی باتوں میں ضرور لے آتے ہیں جن کے معنی مخصوص ہوتے ہیں اور جو مخصوص صورتِ حال ہی میں استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً سبق 'مرچ نامہ' میں آنے والے یہ فقرے :

۱۔ خدا کی مار، منہ میں آگ لگ گئی۔

۲۔ مگر دلّی، الٰہی تیری پناہ!

۳۔ مرتے دم تک لال رہتی ہے۔

۴۔ کیا مجال جو دھوپ سے ان کے رنگ و روغن میں فرق آتا ہو۔

خط کشیدہ الفاظ میں 'خدا کی مار' سے بولنے والے کا غصہ ظاہر ہو رہا ہے اور یہ کہ وہ کسی کو بددعا دے رہا ہے۔ الٰہی تیری پناہ! فقرے سے حیرت کا اظہار ہو رہا ہے۔

'مرتے دم تک' کہنے سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ بولنے والا مرجانا چاہتا ہے بلکہ ایسا کہہ کر وہ کسی کام کو آخر تک کرتے رہنے کا عہد کر رہا ہے۔

'کیا مجال' سے معلوم ہو رہا ہے کہ کہنے والے کو اپنی بات پر اعتبار ہے۔ الفاظ کے ایسے مجموعوں کو '**روزمرہ**' کہا جاتا ہے۔ ہم ایسے لفظوں اور فقروں کو اپنی روز کی بات چیت میں ضرور استعمال کرتے ہیں۔ ان کے استعمال سے بات میں زور پیدا ہوتا ہے۔

روزمرہ اور محاورے میں فرق یہ ہے کہ روزمرہ فعل کی صورت میں نہیں ہوتا اور محاورہ فعل کی صورت میں ہوتا ہے۔ ہم صرف 'خدا کی مار' کہتے ہیں۔ 'خدا کی مار پڑے' نہیں کہتے۔ آپ جانتے ہیں کہ محاورہ اپنے آخر میں فعل پر ختم ہوتا ہے مثلاً 'نام دھرنا/منہ نہ لگانا' وغیرہ۔

• سبق 'خوجی کی بہادری' سے روزمرہ کی پانچ اور محاوروں کی پانچ مثالیں تلاش کیجیے۔